جوشؔ ملیح آبادی

(1898–1982)

شبیرحسن خاں نام تھا۔ملیح آباد میں پیدا ہوئے۔ شاعری انھیں ورثے میں ملی۔تلاش معاش کے سلسلے میں انھوں نے حیدرآباد، دہلی اور ممبئی کا سفرکیا۔ بالآخر دارالترجمہ عثمانیہ حیدرآباد میں ملازم ہوئے۔ دہلی آکر رسالہ ’کلیم‘ جاری کیا۔آل انڈیا ریڈیو سے بھی منسلک رہے۔فلموں کے لیے گیت اور کہانیاں بھی لکھیں اور پھرسرکاری رسالہ ’آجکل‘ کے مدیر بھی مقرر ہوئے۔

اردوشاعری میں بحیثیت نظم گوان کا مرتبہ بلند ہے۔ جوشؔ کے کئی مجموعے شائع ہوچکے۔ان میں ’روحِ ادب‘، ’نقش ونگار‘، ’شعلہ وشبنم‘، ’رنگ ورامش‘، ’سنبل وسلاسل‘ وغیرہ اہم ہیں۔

جوشؔ کی ابتدائی نظموں میں فطرت کی عکاسی ملتی ہے۔ان نظموں پر اقبال اور ٹیگور کا اثر دکھائی دیتا ہے۔جوشؔ بعد میں رومانی اور پھرسیاسی نظمیں لکھنے لگے۔ اِسی لیے اُنھیں ’شاعرِفطرت‘، ’شاعرِشباب‘ اور ’شاعرِانقلاب‘ کہا جاتا ہے۔

جوش کوزبان و بیان پر بے پناہ قدرت حاصل تھی۔ انھوں نے تشبیہات اور صنائع کا استعمال بھی خوب کیا ہے۔ان کی نظمیں رواں دواں اور پرزور ہیں۔نثر میں بھی جوش نے کچھ مضامین اورخودنوشت ’یادوں کی بارات‘ لکھی ہے۔

جوشؔ کے کلام میں ان کی رباعیات بھی اہمیت کی حامل ہیں۔

© NCERT not to be republished

رباعی

5188CH26

(i)

ہر بات پہ منہ تیرا اترتا کیوں ہے؟
جینے کے لیے بنا ہے، مرتا کیوں ہے؟
کونین کے ساتھ کھیل، اے طفلِ حیات!
کونین خود اک کھیل ہے، ڈرتا کیوں ہے؟

(جوشؔ ملیح آبادی)

مشق

© NCERT not to be republished

سوالات

1۔ اس رباعی کے پہلے شعر میں شاعر نے کیا بات کہی ہے۔
2۔ کونین کے بارے میں شاعر نے کیا کہا ہے؟

رباعی

(ii)

افسوس ہے، اے جی کے گنوانے والو!
غم، موجِ تبسّم سے ترس جاتا ہے
ہر سانس میں سو فریب کھانے والو!
بیدار ہو اے اشک بہانے والو!

(جوشؔ ملیح آبادی)

مشق

سوالات

1۔ 'جی کے گنوانے والو' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

2۔ دوسرے شعر میں شاعر نے کیا مشورہ دیا ہے؟

© NCERT not to be republished